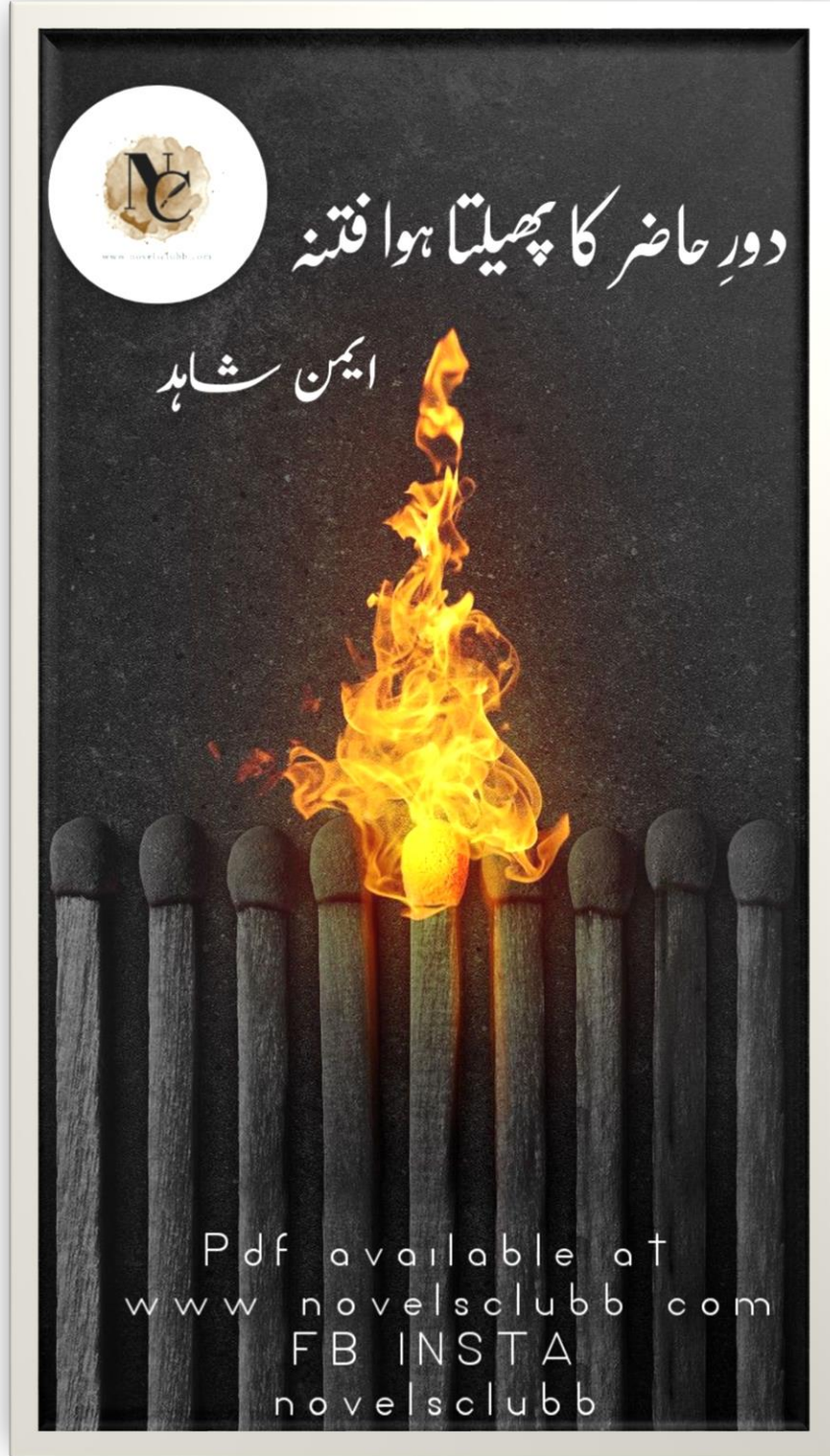


دورِ حاضر کا پھیلتا ہوا فتنہ از ایمن شاہد



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دورِ حاضر کا پھیلتا ہوافتنہ از ایمن شاہد

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔ آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

دورِ حاضر کا پھیلتا ہوا فتنہ از ایمن شاہد

دورِ حاضر کا پھیلتا ہوا فتنہ

از

NOVELS
امضہ شاہد

www.novelsclubb.com

دورِ حاضر کا پھیلتا ہوا فتنہ از ایمین شاہد

دورِ حاضر کا پھیلتا ہوا فتنہ

از قلم ایمین شاہد

آج جس موضوع پر میں نے قلم اٹھایا ہے بہت ہی حساس موضوع ہے لیکن اگر اس پر بات نہ کی گئی تو بہت بڑا ظلم ہو گا۔ اس موضوع پر اپنا قلم نہ اٹھایا تو ڈر ہے کہ یہ بروز حشر میرے خلاف گواہی نہ دے دے۔

تو چلتے ہیں اپنے موضوع کی طرف۔ آج کے دور میں معاشرے میں پھیلتا ہوا سب سے بڑا فتنہ۔ جس کو کافروں نے اس طریقے سے ہمارے اندر پھیلا دیا ہے کہ کسی کو بھی اس فتنے سے ڈر نہیں لگتا۔ کسی کو بھی قوم لوط کے انجام سے عبرت حاصل نہیں ہوتی۔

جی ہاں! میں بات کر رہی ہوں (ایل۔ جی۔ بی۔ ٹی۔ کیو) کی۔ سب سے پہلے تو اس ٹرم کو اچھے سے جان لیتے ہیں کہ یہ ہے کیا؟

L: Lesbian ہم جنس پرستی عورت کی عورت کے ساتھ۔

G: Gay ہم جنس پرستی مرد کی مرد کے ساتھ۔

B: Bisexual کسی بھی صنف کا مرد اور عورت دونوں کی طرف مائل ہونا۔

T: Transgender مخنث۔۔ یہ وہ لوگ ہیں جو پیدا تو مرد یا عورت ہوتے

ہیں لیکن بڑے ہونے پر اپنی صنف تبدیل کر دیتے ہیں۔

Q: Queer عجیب

اس کے علاوہ اگر بات کی جائے Transgender or Intersex کی۔ تو

یہ دو علیحدہ ٹرمز ہیں لیکن ہمارا معاشرہ ان کو ایک ہی چیز سمجھتا ہے۔

پہلا لفظ Intersex کا مطلب ہے خنثی۔

اب زرا اس کی بھی وضاحت کر دوں کہ اس کا مطلب کیا ہے؟
خنثی اس شخص کو کہتے ہیں جو پیدائشی طور پر نہ تو خالص مرد ہو اور نہ ہی خالص
عورت، یا پھر وہ شخص جس میں مرد و عورت دونوں کے اعضاء ہوں۔
جبکہ Transgender سے مراد ایسے لوگ جو پیدائش کے وقت کی اپنی جنس
سے خود کو مختلف یا متضاد سمجھتے ہوں۔ اور مختلف شناخت کروائیں۔
اسلام Intersex لوگوں کی مکمل تائید کرتا ہے لیکن Transgenders کی
اسلام میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ خدا اس فرق کو سمجھیں!
کیا کبھی ہم نے یہ سوچنے کی ضرورت محسوس کی کہ یہ فتنہ آیا کہاں سے؟ اس کو
مسلمانوں میں کس نے پھیلا یا؟

www.novelsclubb.com

چلیں اس سے پہلے کچھ حقائق کو دیکھ لیتے ہیں جو بظاہر تو نظر نہیں آتے لیکن اگر عقل و شعور رکھنے والا انسان کچھ دیر بیٹھ کر سوچے تو یقیناً سب چیزوں پر سے پردہ ہٹ جائے۔

1947 میں جب پاکستان آزاد ہوا تو اس کی بہت مخالفت کی گئی۔ ان کی مخالفت کسی کام نہ آئی تو پاکستان پر خفیہ حملے کیے گئے۔ جن کو ہماری بہادر فوج نے اور اس وقت کی عوام نے فوج کا ساتھ دے کر دشمن کو منہ توڑ جواب دیا۔ اس کے بعد کافی عرصے تک دہشت گردی پھیلائی گئی۔ دہشت گردی کے خلاف بھی ہماری فوج نے آپریشن کیے جو کامیاب ٹھہرے۔ جب یہ تمام بیرونی طاقتیں اور دشمن ممالک ہم پر قبضہ کرنے میں ناکام ہو گئے تو ایک نئی چال کھیلی گئی۔ جس کو سمجھنے کے لیے عقل و شعور کا ہونا لازمی ہے۔

اب آپ سوچ رہے ہوں گے کہ موضوع کو چھوڑ کر میں کہاں پہنچ گئی ہوں؟ مجھے اپنا موضوع بہت اچھے سے یاد ہے لیکن اس پر بات کرنے سے پہلے زرا کچھ اور باتیں بھی جان لیں۔

اب وہ چال کیا تھی؟

جب پاکستان ایٹمی طاقت بن گیا تو پھر تو ان ممالک کا پاکستان پر حکومت کرنے کا خواب مٹی میں مل گیا۔ لیکن پاکستان پر قبضہ کرنے سے بھی زیادہ بری چال جو چلی گئی وہ تھی عوام کے دماغوں کے ساتھ کھیلنا، ان کے اذہان تبدیل کرنا، ان کو اسلام سے دور کرنا، ان میں فحاشی اور بے حیائی کو اس حد تک پھیلا دینا کہ ان کو یہ سب فیشن لگنے لگے۔ وہ اپنا سنہر ا ماضی بھول جائیں، نئی نسل میں اس بے حیائی کو اس طرح سے متعارف کروایا گیا کہ وہ اپنے اسلاف کو بھول گئے۔ وہ بھول گئے کہ ہمارے نبی ﷺ ہمارے لیے کیا پیغام لے کر آئے تھے۔ کافروں نے بے حیائی کا ایجنڈا اس طریقے سے، اس سوچی سمجھی چال کے تحت پھیلا دیا کہ اولاد تو اولاد ماں

باپ بھی اس کو فیشن کہنے لگے۔ یہ سکیم اس طرح پھیلائی گئی کہ عقل پر پردے پڑ گئے۔ کہنے کو تو یہ قوم مسلمان ہے لیکن افسوس صد افسوس کہ ان کا کوئی ایک کام بھی مسلمانوں والا نہیں ہے۔ یہ قوم ٹک ٹاک، فیس بک اور انسٹا گرام پر رقص کر کے فالوورز اور لائکس اکٹھے کرنا فیشن سمجھتی ہے اور ان میں بیشتر تعداد لڑکیوں کی ہے۔ ان لڑکیوں کے باپ اور بھائی کی غیرت مرچکی ہے۔

جب یہ قوم ان کی طرح کے کام کرنے لگی، بے حیائی والی ڈریسنگ کرنے لگی۔ غرض کہ ان کا یہ پلان کامیاب ہوا تو اگلے منصوبے پر عملدرآمد شروع ہوا اور وہ منصوبہ تھا ایل۔ جی۔ بی۔ ٹی۔ کیو کو عدالت سے قانونی طور پر پاس کروانا۔ پھر آتے ہیں ان قانون کے رکھوالوں کی طرف۔ جو صرف نام کے رکھوالے ہیں۔ انہوں نے کیا کیا؟ اس بل کو پاس کر دیا قانونی طور پر کہ ایک مرد دوسرے مرد سے اور ایک عورت دوسری عورت سے شادی کر سکتے ہیں۔ چلیں ان کو تو شرم حیا ہے ہی نہیں۔ غیرتِ ایمانی مرچکی ان کی۔ ہماری قوم نے کیا کیا؟

اس قانون کی مخالفت کرنے کی بجائے بڑے دھڑلے سے اس کی پاسداری اپنے اوپر فرض کر لی۔ ویسے کبھی اس قوم نے کسی قانون کا پاس رکھا ہو یا نہ رکھا ہو لیکن اس کو بہت شوق سے اپنالیا۔

اگر ہم میں ذرا سا بھی ایمان ہوتا تو ہم اس کے خلاف سڑکوں پر نکل آتے، احتجاج کرتے، تو کسی میں اتنی ہمت تھی کہ وہ زبردستی اس کو ہم پر لاگو کر سکتا؟ یقیناً نہیں! تو اس سب کو قبول کرنے کی ایک ہی وجہ سمجھ میں آتی ہے۔ کہ ہم ذہنی طور پر کافروں کے غلام بن چکے ہیں۔ ہم نے دین کو پس پشت ڈال دیا۔ قرآن کو صرف اونچی جگہ پر رکھ کر سمجھا کہ حق ادا ہو گیا۔

کیا آپ کے دماغ میں یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ انہوں نے اپنے منصوبے کو کامیاب کرنے کے لیے پس پردہ نہ جانے کتنا پیسہ لگایا ہو؟

اس فتنے کو مزید ہوا دینے کے لیے پاکستان کی خواتین یونیورسٹیز میں ٹرانس جینڈرز کو داخلہ دیا جانے لگا ہے۔

ایڈمنسٹریشن کی طرف سے کی گئی اس نئی تبدیلی کو خاموشی سے لاگو کیا جا رہا ہے اور ان یونیورسٹیز کی طالبات کو بھی اس مسئلے پر بات کرنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے اور تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر طالبات نے اس پر بات کی تو سنگین نتائج بھگتنے ہوں گے۔ جس کی وجہ سے انتہائی حساس نوعیت کے اس مسئلے سے لوگ بے خبر ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اس فتنے کو پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ہم کیا کر رہے ہیں؟ صرف خاموش بیٹھے تماشہ دیکھ رہے ہیں۔ جب قوم لوط نے اس بد فعلی کو اپنایا تو کیا ہوا؟

چلیں ذرا یہاں ان کا واقعہ بھی بیان کر دیتی ہوں۔

"حضرت لوط علیہ السلام اپنے چچا ابراہیم علیہ السلام کی اجازت اور حکم سے ان کا علاقہ چھوڑ کر (غور زغر) کے علاقے سدوم شہر میں آباد ہو گئے تھے۔ یہ علاقہ آباد اور کئی بستیوں پر مشتمل تھا۔ یہاں کے رہنے والے لوگ فاسق و فاجر اور بدترین کافر تھے۔ اور سیرت کردار میں تمام دنیا سے بدترین تھے۔ راہ گروں کو لوٹے اور

مجلسوں میں براکام کرتے تھے۔ اور ایک دوسرے کو برے کام سے نہ روکتے تھے بلکہ وہ خود بھی وہ براکام کر گزرتے تھے، بدترین کردار و عمل والے لوگ تھے اور انہوں نے ایسی بے حیائی کے کام کی بنیاد ڈالی۔ جو ان سے پہلے کسی کے تصور و خیال و ہم و گمان میں بھی نہ تھی۔ وہ لڑکوں سے بد فعلی کرتے تھے اور عورتوں کے قریب نہ جاتے تھے۔ جبکہ عورتوں سے نکاح کر کے ان سے متمتع ہونے کا حکم اللہ نے دیا ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام چند فرشتوں کو ہمراہ لے کر مہمان بن کر حضرت لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے اور یہ سب فرشتے بہت ہی حسین اور خوبصورت لڑکوں کی شکل میں تھے۔ قوم کے بد فعلوں نے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور ان مہمانوں کے ساتھ بد فعلی کے ارادہ سے دیوار پر چڑھنے لگے۔ حضرت لوط علیہ السلام نے ان لوگوں کو سمجھانا اور اس کام سے منع کرنا شروع کر دیا۔ مگر یہ بد فعل اور سرکش قوم باز نہ آئی۔ تو آپ اپنی تنہائی اور مہمانوں کے سامنے رسوائی

سے تنگ دل ہو کر غمگین ورنجیدہ ہو گئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ مومنین اور اپنے اہل و عیال کو ساتھ لے کر صبح ہونے سے قبل ہی اس بستی سے دور نکل جائیں اور خبردار کوئی شخص پیچھے مڑ کر نہ دیکھے ورنہ وہ بھی اس عذاب میں گرفتار ہو جائے گا۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام اس شہر کی پانچوں بستیوں کو اپنے پروں پر اٹھا کر آسمان کی طرف بلند ہوئے اور کچھ اوپر جا کر ان بستیوں کو الٹ دیا اور یہ آبادیاں زمین پر گر کر چکنا چور ہو کر زمین پر بکھر گئیں۔ پھر پتھروں کا مینہ برسا اور اس زور سے سنگ باری ہوئی کہ قوم لوط کے تمام لوگ مر گئے اور ان کی لاشیں بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گئیں۔ عین اس وقت جب یہ شہر الٹ پلٹ ہو رہا تھا۔ حضرت لوط علیہ السلام کی ایک بیوی جس کا نام "واعلہ" تھا جو درحقیقت منافقہ تھی اور قوم کے بدکاروں سے محبت رکھتی تھی۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھ لیا اور یہ کہا کہ "ہائے رے میری قوم۔" یہ کہہ کر کھڑی ہو گئی۔ پھر عذاب الہی کا ایک پتھر اس کے اوپر بھی گر پڑا اور وہ بھی ہلاک ہو گئی۔"

ہم اس فتنے کے خلاف آواز کیوں نہیں اٹھاتے؟ کیوں ہم خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں؟ جانتے ہیں ظلم کے خلاف خاموش رہنا بھی ظلم ہے۔ کیا ہم اللہ کے کسی عذاب کا انتظار کر رہے ہیں؟ یا پھر آپ یہ انتظار کر رہے ہیں کہ امام مہدی آئیں گے اور آپ کو اس فتنے سے بچائیں گے؟ کیا ہمارا ایمان اتنا مضبوط ہے کہ ہم ان کے ساتھ کھڑے ہو سکیں؟ جو آج ان فتنوں کا شکار ہو رہے ہیں وہی سب سے پہلے دجال کے فتنے کا شکار ہوں گے۔

خدارا! اس فتنے کے خلاف آواز اٹھائیں۔ چپ چاپ تماشہ مت دیکھتے رہیں۔ بروز حشر ہمیں اللہ کے سامنے بھی جواب دہ ہونا ہے کہ ہم نے اس فتنے کو روکنے کے لیے کیا کیا؟ کیا تب آپ کوئی جواب دے سکیں گے؟

www.novelsclubb.com

ایک بار سوچیے گا ضرور!!